رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دُور اُس مُنہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی۔

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے

ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر ومدیر اعلیٰ قاضی عبدالرحمٰن عاجز

جلد ۱۵ | ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۶ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ از قادیان دارالامان | نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ جماعت کے عقائد

۱۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اُس کے اسماء یا اسکی عبادت میں اسکا شریک نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک و قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اور ہم سب نبیوں کے صداقت کے قائل ہیں جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ اُن پر فرداً فرداً اور جنکا ذکر نہیں اُنپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے۔ اور کھلا رہیگا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ جیسا وہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی اپنے پیارے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع ہوں گے۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی۔ اور قرآن نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ الخ میں جسکی آمد کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے۔ اور جسکا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں۔ اور آپکے سوا اور کوئی شخص مسیح موعودؑ نہیں۔ ۹۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں۔ اور آنحضرت صلعم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپ کی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے مومن بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ اس امت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں۔ کہ اپنی امت کی خود اصلاح کریں۔ اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں۔ پس کیا ضرورت ہے۔ جو دوسرے نبی کو مدد کیلئے بلایا جائے۔ لہٰذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اُمت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے۔ اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آیا۔ جو کوئی نئی کتاب لائے۔ یا جس نے نبوۃ کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ نیا نہ پرانا۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر یاد فرمایا ہے جس کے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعودؑ) نے اتباع آنحضرت صلعم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے۔ ۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جنکا اصل قرآن کریم کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ مثیل موسیٰ یعنے رسول کریم موسیٰ سے افضل مثیل مسیح یعنی مسیح موعودؑ سے افضل ہے۔ ۱۲۔ مسیح موعود کے انکار کا یہ نتیجہ ہے جو دیگر انبیاء کے انکار کا ہے۔

ہدایات: ۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفۂ وقت کی بیعت فرض ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

الفاظ بیعت حضرت خلیفۃ ثانی

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۲ بار
میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا فرض اعلیٰ خیال کروں گا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے۔ ان میں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّہَا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۳ بار ۔
اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔
آمین ۔
اور بعد ازاں دعا کرتے ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخت گاہ خلافت

ایوان خلافت

حضرت امیر المومنین فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ابھی تک نصیب اعدا ناساز ہے۔ اور حضور باہر تشریف نہیں لاتے۔ احباب خاص توجہ سے اس بابرکت وجود کی صحت کامل کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ اپنے محمود کو اپنی نعمتوں اور فضلوں سے مالا مال کرے۔ اور ہر آفت ارضی وسماوی کو اس سے دور رکھے۔ آمین۔

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیر وعافیت ہیں۔

خلافت اولیٰ

کے تمام ممبر تا ایندم خیریت سے ہیں۔

نواب صاحب قبلہ

کو ابھی تک صحت نہیں ہوئی۔ انتڑیوں میں ورم ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ کسی روز خفیف حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا تمام مخلصین کو پیغام ہے۔ کہ ہر ایک فرد نمازوں میں اور جماعتوں میں خاص توجہ سے حضرت سید القوم فضل عمر رضؓ اور مربی سلسلہ نواب صاحب قبلہ کی صحت وسلامتی کے واسطے بہت دعائیں کی جائیں۔ امید ہے کہ اس پیغام کو اخباری دعا کی درخواست نہ سمجھا جائیگا۔ بلکہ اپنے سب سے پیارے انسان رضؓ اور عالیجاہ نواب سلمہم الرحمٰن کے لئے پورے پورے التزام کے ساتھ دعائیں کریں گے۔

ایک اور دعا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور مشنری اخی ام چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے بحکم حضرت فضل عمر رضؓ لنڈن سے جانب ہندوستان آنے کے لئے واقعہ ۵۔ فروری کو جہاز میں سوار ہو چکے ہیں۔ جن کی روانگی کا تار منجانب قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ ٹی احمدیہ مشنری مقیم لنڈن موصول ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ سب احباب چوہدری صاحب کے بخیریت تمام پہنچنے کے واسطے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی حفاظت میں لے کر یامن وامان دارالامان میں پہنچاوے۔ آمین۔

ایک اور دعا

منشی فتح محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریاست جموں مخالفین کی شرارت سے ایسے مقدمات فوجداری میں مامور ہیں۔ کہ جنکا فیصلہ ان کی ملازمت سے برخاستگی پر ہوا۔ اور اب وہ اس فیصلہ کے خلاف نگرانی کریں گے۔ احباب ان کی کامیابی اور مخلصی کے لئے دعا کریں۔

نیز منشی قدرت اللہ صاحب سنوری جو خاندان رسالت کے دلی فدائیوں میں سے ہیں۔ ایک مقدمہ فوجداری کے پھیر میں آئے ہوئے ہیں۔ ان کی رہائی وکامیابی کے لئے بھی بہت دعا کی جائے۔ ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ اپنے دیگر احمدی بھائیوں کی تکلیفات اور مصائب کو اپنی تکلیف اور مصیبت سمجھ کر پوری کوشش دعا میں کرے۔ اور اپنے عمل سے بتاوے کہ ایک احمدی کو دوسرے احمدی کی تکلیف کسقدر محسوس ہوتی ہے۔ کہ ؎

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

کے مطابق سب احمدی پوری ہمدردی کرتے ہیں۔

سعیدہ سلمہا

اخوم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی دختر نیک اختر بہت بیمار ہے اللہ تعالےٰ سے دعا کیجائے۔ کہ خداوند شافی مطلق اس نیک اور معصوم بچی کو صحت اور زندگی عطا کرے۔ آمین۔

آمد مہمانان

جناب کرامت علی صاحب سنوری حال شیخ فرزند علی صاحب وپیر اکبر علی صاحب پلیڈر مرزا ناصر علی صاحب وکیل فیروزپور سے۔ منشی فتح محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس جموں سے۔ شیخ الہ بخش صاحب پشاور سے۔ ملک حسن محمد خان صاحب سمبھڑیال سے۔ شیخ فضل کریم سوداگر سیالکوٹ صاحب چکوال سے۔ منشی احمد الدین صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے۔

باران رحمت

۳ ماہ حال بروز اتوار ایک رات دن بارش ہوتی رہی۔ دن میں ترشح رہا رات کو اچھی بارش ہوئی۔ الحمد للہ

احمدی احباب کی فوری توجہ کے قابل

سب حمد وثنا اس پاک ذات کے لئے ہے جس کے وعدے ہمیشہ سچے ہیں اور جسکے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور صلوٰۃ اور سلام اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے جو سب انبیاء کا سردار ہے جو خدائی وعدے کے مطابق پھر آخرین کے درمیان اپنے جمالی بروز میں ظاہر ہوا۔ کیا ہی مبارک تھے وہ پاک نفوس جو حضرت محمد کے اصحاب کہلائے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین پھر کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جنہوں نے احمد کے انصار ہونے کا فخر حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "مجھے اس بات کا خوف نہیں۔ کہ روپیہ کہاں سے آئیگا۔ لیکن خوف ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ روپے کے سبب سے لوگ بھٹک نہ جائیں" سو پھر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ حضرت فضل عمر رضؓ کی راہ نمائی کے طفیل ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہوئے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت سے خلاف خوف زدہ ہوئے کہ ہم مسیح کا نام لیں گے۔ تو روپیہ کہاں سے ملیگا۔ بلکہ ہم نے اپنے روزانہ بڑھتے ہوئے دینی اخراجات کے پورا کرنے کے واسطے کسی غیر کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ اور صرف احمدی کی پاک کمائی اور بے ریا مخلصانہ عطیات سے سب کام چلائے۔ فالحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسے مخلص دل عطا کئے۔ یہ اسکی رحمت ہے اور اسکا فضل ہے۔

اس میں شک نہیں کہ چندوں کے دینے میں ہماری جماعت عموماً اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت بڑھ کر حصہ لینے والی ہے تاہم بعض اشخاص یا جماعتیں ایسی ہیں۔ جنکو زیادہ تر مستعد ہونے کی ضرورت ہے۔ اور اگر سب جماعتیں باقاعدہ پوری باقاعدگی کے ساتھ اپنے چندے ماہ بماہ روانہ کرتی رہیں۔ تو تمام کام اپنے وقت پر برابر چلتے رہیں۔ لیکن بعض جگہوں یا شخصوں کی تساہل کے سبب بعض مدات مقروض ہو جاتی ہیں۔ اور یہی حال اس وقت مدات صدر انجمن کا اور انجمن ترقی اسلام کا ہو رہا ہے۔ اور یہ قرضہ اتر نہیں سکتا جب تک کوئی وفد باہر نکل کر خاص کوشش کے ساتھ ایک کثیر رقم جمع کر کے نہ لائے۔ مگر اول تو وفد میں جانے والے وہی بزرگ ہو سکتے ہیں۔ جو بہت ضروری دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ دوم وفد کا جانا خود ایک خرچ چاہتا ہے۔ لہٰذا ہمارے مکرم دوست اس چٹھی کو ہی وفد خیال کریں اور اپنی اپنی جگہ خاص چندے علاوہ ماہواری چندوں کے جمع کر کے جسقدر جلد ممکن ہو۔ اور جتنا ہو سکے۔ روپیہ ارسال فرماویں تاکہ فنڈ قرضہ سے سبکدوش ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو اسکا اجر عظیم دیگا۔ انشاء اللہ اس درخواست کا مخاطب ہر ایک احمدی بھائی ہے۔ جو پڑھے دوسروں کو بھی سنائے۔ اور جو سنے دوسروں کو بھی سنائے۔ اور ایک مجموعی کوشش کے ساتھ سب ملکر ایک کثیر رقم بھجوائیں۔ نہ صرف ہندوستان کے بلکہ افریقہ اور دیگر مقامات کے احمدی برادران بھی اپنے آپ کو اس کے مخاطب ٹھہرائیں۔ والسلام

(نواب) محمد علیخان۔ (مولوی) شیر علی۔ (خلیفہ) رشید الدین

نوٹ:۔ جو رقم ارسال کیجائے اس کے ساتھ یہ اطلاع ہو۔ کہ صدر انجمن کے واسطے کسقدر ہے۔ اور ترقی اسلام کے واسطے کسقدر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان۔ دارالامان مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۱۶ء

النبوۃ فی الاسلام پر ریویو

نمبر ۵

مولوی محمد علی صاحب کی ایک غلطی کا اظہار

(از سعدی پنجاب)

مولوی محمد علی کی مغالطہ دہی

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" کے باب ختم نبوت میں اسبات پر بڑا زور دیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد قطعاً اور بکلی باب نبوۃ مسدود ہے۔ اور آپ کے بعد کوئی شخص بھی خواہ وہ کسقدر بھی مقام قرب اور خصوصیت پر پہنچ جاوے۔ کسی طرح سے بھی نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی کوئی فنافی الرسول کے ذریعہ نبی ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی براہِ راست الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوۃ کے دروازہ کو بکلی مسدود ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب نے چند احادیث کو پیش کیا ہے۔ جن میں سے دو کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے جسپر مولوی صاحب کے تمام دعوے کی بنیاد کھڑی کی گئی ہے۔ چنانچہ ان دو احادیث میں سے ایک تو وہ حدیث ہے جس میں حضرت علیؓ کی حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھ وہ نسبت قرب بیان کیا ہے۔ جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی۔ لیکن باوجود ایسی مشابہت اور نسبت قرب قرار دینے کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور دوسری حدیث تیس دجالوں والی پیش کی ہے۔ جس سے مولوی صاحب نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد اس امت میں جو مدعی نبوت ہو۔ وہ کذاب ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے الفاظ یہ ہیں ؎

"ان دونوں حدیثوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ نبوۃ کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ایک طرف اگر حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ سے شابہت دیکر پھر بھی نبوۃ غیر تشریعی کا اپنے بعد باقی رہنے کا انکار کیا ہے۔ تو دوسری طرف امت میں سے نبوۃ کا دعوے کرنے والے کو کذاب کے نام سے پکارا ہے۔ اور اسطرح ان دونوں حدیثوں نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ (اول) آنحضرت صلعم سے نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ اور دوئم یہ کہ جو اس امت میں سے دعوے نبوۃ کرے۔ وہ کذاب ہے۔ سوئم نبوۃ تشریعی و غیر تشریعی یکساں بند نہیں"۔ ص ۱۱۵

مولوی محمد علی کا دعویٰ جھوٹا ہے

اب مندرجہ بالا حوالہ کے رو سے یہ ثابت ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلعم کے بعد نبوۃ کا دروازہ بکلی مسدود ہے۔ اور کوئی شخص خواہ وہ آنحضرت صلعم سے نہایت درجہ کے قرب کی نسبت بھی رکھنے والا ہو۔ اور فنافی الرسول کی ایسی حالت تک پہنچ جاوے۔ کہ اس کے آئینہ ظلیت میں محمدی شکل اور محمدی نبوۃ کا کامل انعکاس ہو جاوے۔ تب بھی وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ بات مولوی صاحب کی بالکل غلط اور سراسر غلط ہے۔ جسکا ثبوت میں انشاء اللہ تعالےٰ ذیل کی چند سطور میں دونگا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں اسکا رد شروع کروں۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کی باقی دو باتیں کسی حد تک صحیح ہیں۔ یعنے اس امت میں سے اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم سے الگ رہ کے بالمقابل براہِ راست نبوۃ کا دعوے کرے خواہ وہ غیر تشریعی ہی ہو۔ تو وہ بلاشبہ ہمارے نزدیک بالاتفاق کافر ہے۔ اور دوسرے یہ کہ نبوۃ تشریعی کا دروازہ بالکل مسدود ہے۔ پس اس صورت میں اختلاف صرف ایک بات کا رہ جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد آیا نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا نبی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ نہیں ہو سکتا۔ اور ہم کہتے ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ ضرور ہو سکتا ہے۔ یقیناً ہو سکتا ہے مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تائید میں ایک حدیث پیش کی ہے اور وہ یہ کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کی نسبت اپنے ساتھ ایسی قرار دی ہے جیسی کہ ہارونؑ کی موسیٰؑ سے ہے۔ لیکن باوجود اس نسبت قرب کے حضرت علیؓ نبی نہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا بعد آنحضرت صلعم نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے مولوی صاحب کا مایہ ناز استدلال اور استخراج۔ لیکن مجھے سخت افسوس ہے۔ کہ مولوی صاحب اس پایہ کا اپنے آپ کو عالم جاننے کے کہ ان کے شاگردوں کے نزدیک آپکے پایہ کا انسان اس وقت موجود نہیں ایسی بات پیش کریں۔ جسکو اگر ایک چھوٹی سے چھوٹی سمجھ کے بچہ کے آگے بھی پیش کیا جاوے۔ تو وہ اس کو کئی طور سے رد کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ اور میرا افسوس اور بھی زیادہ ترقی کرتا ہے جبکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی نادانی سے کہو یا کوتاہ فہمی سے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی نسبت قرب کو نہایت درجہ کے قرب کی نسبت قرار دیا ہے۔ گویا دوسرے معنوں میں مولوی صاحب کے نزدیک حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی نسبت قرب سے بڑھ کر اور کوئی درجہ قرب کی نسبت کا ہے ہی نہیں ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملّاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

موسیٰؑ اور ہارونؑ میں نہایت درجہ کی نسبت قرب نہیں

معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کو یا تو خود حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی نسبت قرب سے زیادہ کسی سے کوئی اور قرب کی نسبت نہیں ملی اور اس مینڈک کی طرح جو کنواں ہی اس کے لئے سمندر عظیم ہے۔ اپنے آپ کو نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا قرار دیتے ہیں۔ اور یا مولوی صاحب نے نہایت درجہ کے قرب کی نسبت کو سمجھا ہی نہیں۔ الغرض میں اس بات کو بڑے زور سے اور نہایت ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں۔ کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ میں جو نسبت قرب ہے۔ وہ ہرگز ہرگز نہایت درجہ کے قرب کی نسبت نہیں۔ اور مولوی صاحب نے ہارونؑ اور موسیٰؑ کی نسبت کو نہایت درجہ کے قرب کی نسبت قرار دیکر نہ صرف ایک غلطی کی ہے۔ بلکہ اپنے کمی علم کا ایک ثبوت بھی دیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی۔ کہ ایک ایسی نسبت قرب کو جو بالاتفاق نہایت درجہ کی نسبت قرب نہیں۔ نہایت درجہ کی نسبت قرب قرار دینا اور پھر اس کو مسیح موعودؑ کے غیر نبی ہونے پر ایک دلیل گردانتا۔ کیا کوئی احمدی ایسا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلعم سے وہ نسبت قرب دیتا ہو۔ جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی۔ کوئی نہیں اور یقیناً کوئی نہیں ؎

مسیح موعودؑ کو جو نسبت قرب آنحضرت صلعم سے ہے وہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے اور علیؓ کو آنحضرتؐ سے نہ تھی

پس حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرت علیؓ کی نسبت قرب موسیٰؑ اور ہارونؑ والی کو حضرت نبی کریم ﷺ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت قرب پر قیاس کرنا ایک قیاس مع الفارق سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ بیشک اگر حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلعم سے وہ نسبت قرب ہوتی۔ جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے یا جو حضرت علیؓ کو حضرت نبی کریمؐ سے تھی۔ تب تو حضرت مسیح موعودؑ کا نبی ہونا ایک امر محال تھا کیونکہ حضرت نبی کریم صلعم کی پیش کردہ حدیث میں ایسی نسبت قرب کو غیر نبی ہونے کے مترادف بیان کیا ہے۔ لیکن جبکہ یہ معاملہ برعکس ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو حضرت نبی کریمؐ سے ہرگز وہ نسبت قرب حاصل نہیں۔ جو حضرت علیؓ کو حضرت نبی کریمؐ سے یا جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی۔ بلکہ آپ کو ایسی نسبت قرب حاصل ہے۔ جو اس سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم سے وہ نسبت قرب حاصل ہے۔ جو ایک ظل کو اپنے اصل سے ہوتی ہے۔ یا جو ایک اسم کو اپنے موسوم سے یا جو صفات کو اپنے موصوف سے یا جو کمالات کو اپنے صاحب کمال سے۔ یا جو ایک ولی عہد سلطنت کو اپنے باپ شہنشاہ سے۔ یا جو ایک شاگرد کامل کو اپنے استاد سے۔ یا مثال کے طور پر جو حضرت یشوعؑ نبی کو حضرت موسےٰؑ سے اور حضرت یحییٰؑ نبی کو حضرت الیاسؑ سے۔ اور حضرت نبی کریم صلعم کو حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے ہے۔ الغرض جو حدیث مولوی محمد علی صاحب نے پیش کی ہے۔ وہ حدیث حضرت مسیح موعودؑ کے اس بیان کی تصدیق کر رہی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

"ہمارے نبی صلعم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں۔ جس پر جدید شریعت نازل ہو۔ یا جسکو بغیر توسط آنجنابؐ اور ایسی فنافی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اسکا نام محمدؐ و احمدؐ رکھا جاوے۔ یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جاوے۔ ومن ادعیٰ فقد کفر" ؎

پھر آگے فرماتے ہیں۔

"لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیینؐ میں ایسا گم ہو۔ کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اُسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو۔ تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائیگا۔ کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعوے نبوت کے جسکا نام ظلی طور پر محمدؐ و احمدؐ رکھا گیا ہے پھر سیدنا محمدؐ خاتم النبیینؐ ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔ مگر عیسیٰؑ بغیر توڑنے کے نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس کی نبوۃ ایک الگ نبوۃ ہے" ؎ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵)

ان حوالوں کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت درجہ نسبت قرب کا مقام یہ بتاتے ہیں۔ کہ ایسا شخص جو فنافی الرسول کی ایسی حالت تک پہنچ جاوے۔ کہ آسمان پر اسکا نام محمدؐ۔ احمدؐ رکھا جاوے۔ اور جو شخص نبی کریمؐ سے اس قرب کے مقام تک پہنچیگا۔ کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسیکا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کیطرح محمدی چہرہ کا اسمیں انعکاس ہوگیا ہو۔ تو وہ بلاشبہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائیگا۔ کیونکہ احمدؐ نبی ہے۔ اور نبوت اس سے منفک نہیں ہوسکتی۔ الغرض اگر مولوی محمد علی صاحب کوئی ایسی حدیث پیش کریں جس میں حضرت نبی کریمؐ نے سوائے مسیح موعودؑ کے کسی اور کو ایسی قرب کی نسبت دی ہو۔ کہ اسکا نام اپنا نام قرار دیا ہو۔ اور اسکو خُلق اور خَلق میں اپنے ہم رنگ پیش کیا ہو۔ اور اس کے ظہور کو اپنا ظہور۔ اور اُس کے وجود کو اپنا وجود قرار دیا ہو۔ اور اس کی بعثت کو اپنی بعثت بتایا ہو۔ اور پھر باوجود ان باتوں کے کہا ہو۔ کہ وہ نبی نہیں۔ تو بے شک مولوی صاحب کا یہ کہنا درست ہوسکتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم سے نہایت درجہ کے اتحاد اور قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہوسکتا ؎

حضرت علیؓ کا نام محمدؐ و احمدؐ نہ تھا

کون ہے جو ثابت کرسکیگا۔ کہ حضرت علیؓ یا دیگر صلحاء امت کا نام آسمان پر محمدؐ و احمدؐ تھا۔ کون ہے جو ثابت کرسکے گا۔ کہ حضرت علیؓ اور دیگر مجددین اور آئمہ دین کے آئینہ ظلیت میں صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ اور محمدی نبوۃ کا کامل انعکاس ہوگیا تھا۔ کون ہے۔ جو ثابت کرسکیگا۔ کہ آنحضرت صلعم نے سوائے مسیح موعودؑ کے کسی کے حق میں یہ فرمایا ہو۔ کہ اسمہ باسمی ویدفن معی فی قبری۔ جو حد درجہ اتحاد اور قرب کی نسبت کا مقام ہے۔ کون ہے جو ثابت کرسکے گا۔ کہ خدا تعالےٰ نے سوائے مسیح موعودؑ کے کسی اور کو ہر ایک بات میں محمدی وجود میں داخل کردیا ہو۔ ہاں وہ کون ہے۔ جو ثابت کرسکے۔ کہ مسیح موعودؑ کے سوا کسی اور فرد امت کو نبی اللہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ الغرض یہ محض خام خیالیاں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو غیر نبی ثابت کرنے کے لئے ایسی حدیث پیش کی جاوے۔ جو ہمارے نزدیک مسیح موعودؑ پر عائد ہو ہی نہیں سکتی۔ کیا ہم مسیح موعود کو اس وجہ سے نبی مانتے ہیں۔ کہ آپکو حضرت نبی کریمؐ سے موسےٰؑ اور ہارونؑ والی نسبت قرب تھی۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم تو مسیح موعودؑ کو اس وجہ سے نبی مانتے ہیں۔ کہ آپ فنافی الرسول کی ایسی حالت پر پہنچ گئے۔ کہ آسمان پر آپ کا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا گیا۔ اور آپ کے آئینہ ظلیت میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہوگیا یا مختصر لفظوں میں آپ بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہوکر نبی کہلانے کے مستحق ہوگئے تھے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ مسیح موعودؑ بھی یہی فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ لکھتے ہیں ؎

مسیح موعود نبی کہلا سکتا ہے کیونکہ وہ محمدؐ و احمدؐ ہے

"غرض میری نبوۃ و رسالت باعتبار محمدؐ و احمدؐ ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔ لہذا خاتم النبیینؐ کے مفہوم میں فرق نہ آیا" ؎

پھر فرمایا۔

"اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہوکر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؐ سے مسمی ہوکر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں" ؎

پھر فرمایا۔

"مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت واٰخرین منھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاءؐ ہوں ؎

پھر فرمایا ؎

"میں بروزی طور پر آنحضرت صلعم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں" ؎

پھر فرمایا ؎

"اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلعم کا وجود ہے۔ کسی میں یہ طاقت نہیں۔ جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کیطرح علم غیب پاوے۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا۔ وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوۃ مجھے عطا کی گئی ہے۔ x x x ایک بروز محمدی جمیع کمالات کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ وہ ظاہر ہوگیا"

پھر فرمایا۔

"مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

پھر فرمایا ؎

"مسیح موعود کی نبوۃ ظلی ہے۔ کیونکہ وہ بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے" ؎ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

پھر فرمایا۔

"میں نبی اور رسول ہوں۔ باعتبار ظلیت کاملہ کے اور میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوۃ کا کامل انعکاس ہے" ؎ (نزول المسیح صفحہ ۳)

الغرض اس قسم کے ہزاروں حوالے موجود ہیں۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعود نے اپنے نبی اور رسول ہونے کی وجہ یہی بتائی ہے کہ چونکہ آپ بروز کامل ہیں۔ اور بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اپنے نبی کریم ؐ خاتم الانبیاء کا بعینہٖ نام پالیا ہے۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ اور محمدی نبوت کا اس میں کامل انعکاس ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ نبی ہیں ؎

میں قریباً ایک ہزار کے ایسے حوالے پیش کر سکتا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود نے یہی فرمایا ہے۔ کہ امت محمدیہ کا ایک فرد جو فنا فی الرسول کی ایسی حالت تک پہنچ جاوے کہ آسمان پر اسکا نام محمد و احمد رکھا جاوے۔ اور اس کے آئینہ ظلیت میں محمدی شکل اور محمدی نبوۃ کا کامل انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائیگا۔ اب کہاں ہیں مولوی محمد علی صاحب۔ ذرا آنکھ کھول کر دیکھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود ؑ تو فرماتے ہیں۔ کہ نہایت درجہ اتحاد اور شدت قرب اور نفی غیریت کے اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم کا نام مع نبوۃ پالے۔ تو وہ نبی کہلائیگا۔ کیونکہ وہ ظلی طور پر محمد رسول اللہ صلعم ہے۔ اور نبوت اس سے منفک نہیں ہو سکتی۔ لیکن مولوی صاحب مسیح موعود کے برخلاف لکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم سے نہایت درجہ قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا ؎

موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ میں غیریت ہے

مولوی صاحب نے ایک تو یہ غلطی کی۔ کہ حضرت ہارون ؑ اور حضرت موسیٰ ؑ کی نسبت قرب کو نہایت درجہ نسبت قرب قرار دیا ہے۔ حالانکہ حضرت ہارون ؑ حضرت موسیٰ ؑ کے بطور وزیر کے ہیں۔ اور حضرت ہارون ؑ اور حضرت موسیٰ ؑ میں ایک غیریت ہے۔ اور وہی غیریت حضرت علی ؓ اور حضرت نبی کریم صلعم میں ہے لیکن چونکہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے۔ کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے۔ اسوقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا۔ تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا"۔ (ایک غلطی کا ازالہ ؎)

پس وہ حدیث جس میں نبی کریم ؐ نے باوجود حضرت علی ؓ کو اپنے ساتھ موسےٰ ؑ اور ہارون ؑ والی مشابہت دینے کے غیر نبی قرار دیا۔ ہماری اسبات پر مہر تصدیق لگاتی ہے۔ کہ حضرت علی ؓ فنا فی الرسول کی ایسی حالت تک نہ پہنچے تھے۔ کہ جو آسمان پر آپ کا نام محمد اور احمد رکھا جاتا۔ پس چونکہ پردہ مغائرت کا باقی تھا۔ اس لئے آپ کا نبی کہلانا گویا اس مہر کو توڑتا ہے۔ جو خاتم النبیین پر ہے۔ ہاں اگر حضرت نبی کریم ؐ یوں فرماتے۔ کہ اے علی ؓ تو مجھے ایسا ہے۔ جیسا یوشع ؑ نبی موسیٰ ؑ سے نسبت رکھتا تھا۔ مگر تو نبی نہیں۔ تب تو یہ بات مسیح موعود کے غیر نبی ہونے پر ایک دلیل گردانی جاتی ہے تو کوئی نقص نہ تھا۔ پھر اگر حضرت نبی کریم صلعم یوں فرماتے کہ اے علی ؓ تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسا کہ میرا اپنا نام میرے اپنے کمالات اور اوصاف مجھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس بات کے تو نبی نہیں۔ تب بھی ایک بات تھی۔ پس یہ خیال آنحضرت صلعم کی شان معرفت کے سراسر خلاف ہے۔ کہ آپ حضرت ہارون ؑ اور حضرت موسےٰ ؑ کی نسبت کو بقول مولوی صاحب کے نہایت درجہ قرب کی نسبت قرار دیویں۔ اور یہ امر ظاہر کرنا شروع کر دیویں۔ کہ حضرت علی ؓ نبی نہیں۔ پس حضرت علی ؓ کو ہارون ؑ کا وجود قرار دیکر پھر بھی نبی کہنا صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم کے نزدیک آپکے بعد اگر کوئی نبی ہو سکتا ہے۔ تو وہی ہو سکتا ہے۔ جو خدا کے نزدیک خود آنحضرت صلعم کا وجود قرار پا گیا ہو۔ اور اس میں اور نبی کریم ؐ میں اسقدر نفی غیریت اور شدت اتحاد واقع ہو جاوے۔ کہ نام۔ کام۔ مقام کے اعتبار سے بعینہٖ وہ آنحضرت صلعم کا وجود ہو۔ پس چونکہ وہ ظلی طور پر محمد نبی ہے۔ اس لئے اسکا نبی ہونا لازمی ہے۔ اور دوسری طرف اسکا نبی ہونا ختم نبوت کا خلل انداز نہیں ہو سکتا ؎

درس قرآن شریف کے نوٹ ایک نئے نظیر تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب غفر اللہ تعالیٰ کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھانے میں گذری۔ آپ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ کے چھپتے رہے ہیں۔ ان کی مکمل جلد کے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو بہت جلد منگوالیں۔ (فاروق بک ایجنسی قادیان)

قیمت چار روپے (للعہ)

راولپنڈی کا مباحثہ

"ذیل میں وہ مباحثہ درج کیا جاتا ہے۔ جو غیر مبائعین کے مایۂ ناز عالم حکیم شاہنواز ساکن راولپنڈی اور اخی اکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب احمدی بقاپوری کے درمیان تحریری واقعہ ہوا۔ اس مباحثہ میں چار پرچے احمدی عالم کے اور تین پرچے غیر مبائع حکیم شاہنواز صاحب کے ہیں۔ اس کے بعد کے دو پرچے ہر دو اصحاب کے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں شائع کریں گے۔ جو ناظرین فاروق کے لئے نہایت مفید اور دلچسپ ہونگے"۔ ؎

(ایڈیٹر)

مولوی صاحب کا خط نمبر ۱

جناب کرم بندہ حکیم صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

غلام قادر درزی کے اصرار سے کہ حکیم شاہنواز صاحب سے نبوت و خلافت مسیح موعود ؑ کے متعلق گفتگو کرو"۔ معروض۔ کہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کو چار گروہ منعم علیہم میں سے کس گروہ میں خیال فرماتے ہیں۔ اور کس آیت و حدیث سے ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلافت چلنا منع اور حرام ہے امید کہ آپ ان دونوں باتوں کا جواب قرآن و حدیث اور آثار صحابہ سے دیں گے۔ تاکہ بندہ اس پر غور کرے ؎ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۵ء۔

خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

حکیم صاحب کا جواب نمبر ۱

جناب مولوی صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حسب الطلب آنمحب جواب عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود ؑ گروہ صدیقین میں شامل ہیں۔ چونکہ حضرت اقدس ؑ مہدی موعود حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

مالفنی من النبوۃ مایعنی من الصحف الاولی۔ اس واسطے حسب تحریر خود مرزا صاحب نبی مصطلح فی الشریعت نہیں ہیں[1]۔ اور خلافت نیابت نبوت ہے۔ اور جب نبوت نہیں۔ تو خلافت نہیں۔ ھذا کاف للمنصف ؎

بقلم شاہنواز ۲۵ ستمبر

مولوی صاحب کا خط نمبر ۲

جناب مکرم بندہ حکیم صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرے سوال کا جواب آپنے نہیں دیا۔ میں نے تو عرض کیا تھا۔ کہ مسیح موعود کو جس گروہ میں آپ خیال فرماتے ہیں۔ اسکا ثبوت قرآن شریف یا حدیث صحیحہ

[1] یہ تسلیم صداقت کا ثبوت ہے۔ مثلاً ابوجہل بھی نبی نہیں ہو سکتا اسی طرح وہ بھی نبی نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دیں۔ آپنے اپنے خیال کا اظہار تو فرمادیا ہے۔ کہ مرزا صاحبؑ گروہ صدیقین میں شامل ہیں۔ مگر اس پر کوئی آپ نے حدیث نہیں لکھی۔ اس واسطے پھر مکرر عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ وہ حدیث لکھیں۔ جس میں نبی کریم صلعم نے مسیح موعودؑ کو صدیق فرمایا ہو۔ ۲۵ ستمبر محمد ابراہیم بقاپوری

حکیم صاحب کا جواب نمبر ۲

مکرمی مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپنے بات کو ٹالدیا ہے۔ مینے بہت ہی معقول اور مدلل جواب دیا ہے۔ مرزا صاحب حسب تحریر خود نبی نہیں۔ حقیقۃ الوحی مافی من النبوۃ مایعنی فی الصحف الاولی۔ حسب اقرار مرزا صاحب جب نبوت ختم ہے۔ تو پھر خلافت ہی رہی وہ صدیقیت ہے۔ بقلم خود شاہنواز۔ مکرر جب حضرت صاحب کی تحریر موجود ہے۔ تو پھر قرآن حدیث کا مطالبہ کیوں ہے اگر آپکو حضرت صاحب کی تحریر نامنظور ہو۔ تو پھر آپ کا مطالبہ قرآن وحدیث سے پورا کیا جاویگا ؛

بقلم شاہنواز ۲۹ ستمبر ۱۵ء

مولوی صاحب کا خط نمبر ۳

جناب مکرم بندہ حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ چونکہ میرے اور آپ کے درمیان مسیح موعود کی نبوت متنازعہ فیہ امر ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ صدیق ہیں نبی نہیں۔ میں اسکا انکار کرتا ہوں۔ کیونکہ مسیح موعودؑ نے کہیں بھی نہیں لکھا۔ کہ میں صدیق ہوں نبی نہیں ہوں۔ ورنہ آپ مسیح موعودؑ کی تحریر پیش کریں جس میں آپنے لکھا ہو۔ کہ میں نبیوں کی جماعت سے نہیں ہوں۔ بلکہ صدیق ہوں۔ اور جو دلیل آپنے انکار نبوت میں پیش کی ہے۔ اس سے مسیح موعودؑ کی مراد ایسی نبوت ہے۔ جو براہ راست بغیر توسط محمد رسول اللہ صلعم ہو جو شریعت کے احکام میں کمی وبیشی واقعہ کرے۔ نہ کہ نفس نبوت سے انکار فرمایا ہے۔ اور یہ کسی کا بھی عقیدہ نہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کی نبوت صحف اولی والی ہے۔ یعنی موسےٰؑ ابراہیمؑ کی طرح براہ راست نبوت حاصل ہوئی ہے۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلعم کی تابعداری سے ہے۔ کیونکہ سوائے آپکے انبیاء گذشتہ میں سے دوسرا کوئی خاتم النبیینؐ نہیں۔ چنانچہ اس راز کے سمجھنے کے لئے کہ اس عبارت محولہ میں مسیح موعود علیہ السلام نے نفس نبوت سے انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ اقرار کیا ہے۔ عبارت کے الفاظ لا تعطی الا اتباع نبینا خیر الوریٰ والشریعہ بطبق بجالها پر نظر غور فرمادیں۔

غائۃ الامر میرا اور آپ کا تنازعہ پڑ گیا ہے۔ میں اس عبارت سے نبوت ثابت کرتا ہوں۔ اور آپ عدم نبوت پس بموجب ارشاد خداوندی ان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول قرآن حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کہ جہاں کہیں قرآن حدیث نے مسیح موعودؑ کی پیشینگوئی کی ہے۔ وہاں مسیح موعودؑ کا منصب اور نام کونسا بیان فرمایا ہے یعنی آپکو محمد رسول اللہ صلعم نے نبی اللہ کہا ہے۔ یا کچھ اور۔ پس مہربانی فرماکر خدا رسولؐ کا مقرر کردہ نام جو مسیح موعودؑ کے لئے ہے۔ وہ تحریر کریں۔ اگر حدیثوں میں نہیں یا کم از کم آپکو یاد نہیں تو یہ الگ امر ہے۔ پھر بھی تحریر تو کرین ؛

۳۰ ستمبر ۱۵ء محمد ابراہیم بقاپوری

حکیم صاحب کا جواب نمبر ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ

الحمد للہ الذی جعل محمد خاتم النبیین ولا نبی بعدہ والسلام علی خاتم الانبیاء الذی قال لا نبی بعدی۔ جناب مولوی صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آپنے صاف بات کو دوسرے رنگ میں لیا ہے۔ امکانی رنگ میں آپکا خیال ہے۔ کہ مجھے بعض احادیث مطلوبہ آنجناب کا بھی علم نہیں۔ نبوت کی دو قسمیں جو آپکی عبارت سے مترشح ہوتی ہیں یعنے نبوت تشریعی اور نبوت غیر تشریعی جو براہ راست بغیر توسط محمد رسول اللہ صلعم کے ہو۔ کیا یہ تقسیم نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے بطور عبارت النصوص آپ پیش کریں گے ؛

اسرائیلی شریعت کا خاتم الانبیاء کیا مسیحؑ ہے یا موسیٰؑ کیا ہارونؑ تشریعی نبی تھا۔ یا غیر تشریعی۔ حضرت اقدسؑ کا یہ شعر

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را براو شد اختتام

اس شعر میں ہر کا لفظ جو کل کا ترجمہ ہے کیا یہ افرادی ہے۔ یا مجموعی بہر دو صورت ہر دو نبوت کی نفی نہیں کرتا۔ فتدبر

اب حقیقۃ الوحی کی عبارت کی تاویل جو آپنے فرمائی ہے بعید عن الحقیقۃ۔ مانفی من النبوت ما یعنے فی الصحف الاولی بل ھی درجۃ لا تعطی الا من اتباع سیدنا الوری وعلی من حصلت لہ ھذہ الدرجۃ یکلم اللہ ذلک الرجال بکلام اکثر واجلی الی آخرہ۔ آپنے اپنے خط میں درجہ کے لفظ کو ترک کردیا ہے حضرت اقدس نے نبوت کی نفی کرکے بل آخر یہ ابطالیہ کے بعد اپنے عہدہ کو درجہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ جو کہ اکتسابی ہے۔ والنبوۃ لیست بمکتسب اور کل ما حصلت لہ ھذہ الدرجۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اور لوگ بھی آپکے ساتھ شریک ہیں۔ پس دروازہ نبوت مفتوح ہوا مسدود نہیں الصحف اولی کی تحریر غلط ہے۔ کیونکہ قرآن میں تو صحنا بآ سیم سے بدل واقع ہوا ہے۔ حضرت کی عبارت میں تو عموم ہے آپنے خصوص کہاں سے لیا حضرت اقدس کا یہ تحریر کرنا۔ لیس مرادہ الا کثرۃ المکالمۃ* انما سمیت نبیا علی لسان خیر البریہ وذلک امر ظلی الی آخرہ۔ اگر نبوت کا مفہوم مشہور مراد تھا۔ تو ان تشریحات کی کیا ضرورت تھی۔ نبوۃ غیر تشریعی جو کہ نبوت تشریعی کا قسیم ہے۔ کیا اسکا مفہوم متعارف ہے یا غیر متعارف۔ اگر متعارف ہے تو حضرت اقدس نے کیوں ہر ہر جگہ محل پر تشریح کی ضرورت محسوس کی ہے۔ حالانکہ آپکے خلیفہ کے نزدیک نبوت کی دو ہی قسمیں ہیں۔ اور دونوں قسم کے نبی گذرے ہیں پس نبوت غیر تشریعی کا مدلول متعارف تھا۔ وھو متبادر الی الذہن حضرت اقدس نے ماتحت آیت استخلاف اپنے آپ کو خلیفہ قرار دیا ہے۔ اور ماتحت تجدید اپنے آپ کو مجدد مانا اور حسب قرءۃ ابن عباس محدث مانا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ وھو امر ظلی کما اقر فی الحقیقت۔ خلافت۔ تجدید۔ تحدیث صدیقیت ہے جب متعارف نبوۃ کی آپنے کل تصانیف میں نفی فرمائی۔ تو نبوۃ کے بعد صدیقیت ہے۔ آپ کا الہام بطور گواہ پیش کرتا ہوں احییت بالصدق ایھا الصدیق نصرت۔ ینزل عیسےٰ نبی اللہ سے مولوی صاحب آپ کو دھوکا لگتا ہے۔ حالانکہ وہ مترادف ینزل ابن مریم کا ہے۔ ابن مریمؑ سے مراد اس کا مثیل ہے۔ پس عیسےٰؑ نبی اللہ سے بھی اسکا مثیل مراد ہے۔ جو حدیث آپ پیش کریں گے۔ وہ حسب تحریر حضرت اقدسؑ کہ مسیحؑ سے مراد اسکا مثیل ہے۔ وہ حدیث ادھر بھی جائیگی۔ آئندہ آپنے اگر محققانہ تحریر فرمایا۔ تو نصوص قرآنیہ اور احادیثیہ سے تفصیلاً عرض کروں گا۔ بالآخر یہ بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ مطلق نبوت اور نبوت تشریعی اور نبوت غیر تشریعی کی تعریف آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے فرمادیں ؛ بقلم خود شاہنواز ۳۰ ستمبر ۱۵ء

مکرر یہ ہے۔ کہ شاید آپ کو مولوی صاحب یہ بات خلجان میں ڈالے۔ کہ حضرت اقدسؑ نے یہ لکھا ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے مجھے نبی اللہ کہا ہے۔ تو حضرت اقدسؑ کی مراد اس سے یہ ہے کہ باعتبار معنے لغوی کے اور معنے نبی کے لغوی حضرت اقدسؑ نے خود ہی اپنی بعض تصانیف میں تحریر فرمائے آپ کو یاد ہوں گے۔

* اللہ وکثرۃ اتباعہ من اللہ وکثرۃ مکالمۃ اللہ ایاہ من توفی ۱۲

اصطلاح اور لغت حقیقت اور مجاز اور استعارہ یہ علوم کے اصطلاحات ہیں۔ ان کے معنے اپنے خیال میں خود تراشیدہ لینے غلط ہیں۔ تو بس عیسیٰؑ نبی اللہ سے مراد تمثیل ہوگا۔ یا غیر مثیل باعتبار معنی لغوی کے۔ فتدبر فقط

مولوی صاحب کا خط نمبر ۴

الحمد للہ الذی ارسل محمداً لا نبی بعدہٗ الا الذین بورہ لانہٗ خاتم الانبیاء۔ والصلوٰۃ والسلام علی النبی المصطفیٰ قولوا انہ خاتم الانبیاءؐ ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ کما جاء عن عائشۃ الصدیقہ براءؓ۔

جناب مکرم بندہ حکیم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب طلب آنجناب تفصیل وار جواب دیا جاتا ہے۔ گو میرے سوال کا جواب جناب نے نہیں دیا۔ کہ قرآن کریم کی رو سے مرزا صاحبؑ نبی نہیں۔ صدیق ہیں۔

(۱) حکیم صاحب! نبوت کی دو قسمیں جو آپ کی عبارت سے مترشح ہوتی ہیں۔ یعنی نبوت تشریعی و نبوت غیر تشریعی۔ جو براہ راست بغیر توسط محمد رسول اللہ صلعم کے ہو۔ کیا یہ تقسیم نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے پیش کر سکتے ہیں؟

خاکسار۔ نبوت تشریعی ولقد اتینا موسیٰ الکتٰب والفرقان اور غیر تشریعی جو براہ راست تھی۔ وقفینا من بعدہٖ بالرسل اور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا۔ سے ثابت ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ "اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں"۔ (حقیقۃ الوحی)

(۲) حکیم صاحب! اسرائیلی شریعت کا خاتم الانبیاء کیا مسیحؑ ہے یا موسیٰؑ؟

خاکسار۔ اوّل تو یہ لفظ اسرائیلی شریعت ہی صحیح نہیں۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کی طرف بھی آئے تھے۔ جو قبطی تھا۔ دیگر قرآن حدیث میں محمد رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی دوسرا پیغمبر خاتم الانبیاء مجھے معلوم نہیں۔ اگر ہے تو آپ آیت یا حدیث نقل فرما دیں۔

(۳) حکیم صاحب:۔ کیا ہارونؑ تشریعی نبی تھا۔ یا غیر تشریعی؟

خاکسار۔ قرآن شریف میں واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی۔ اور آیت ھارون اخلفنی فی قومی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہارونؑ غیر تشریعی نبی اور تابع موسےٰؑ تھا۔

(۴) حکیم صاحب۔ "ہر نبوت را بروشد اختتام"

اس شعر میں ہر کا لفظ ہر دو نبوت کی نفی کرتا ہے۔

خاکسار:۔ اختتام کے معنوں میں آپ کو ویسی ہی غلطی لگی ہے جیسی کہ غیر احمدیان کو۔ اختتام کے معنے نبوۃ کو بند کر دینے کے نہیں۔ بلکہ نبوت کے کمال کو ظاہر کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے ہیں۔

"آپکا نام خاتم النبیینؐ ٹھیرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے"۔

پھر فرماتے ہیں۔

"افسوس حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبیؐ مکرم کی کچھ قدر نہیں کی۔ اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی وہ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلعم کی ہجو نکلتی ہے۔ نہ تعریف"۔

مجمع البحار میں جو بیوی عائشہ صدیقہ سے روایت ہے۔ کہ قولوا انہٗ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔ اس سے بھی حضرت مسیح موعودؑ کے معنوں کی ہی تصدیق ہوتی ہے۔ حکیم صاحب ہمارا تو ایمان ہے۔ کہ ہر طرح کی نبوت محمد صلعم پر موقوف ہے۔ آپؐ کی مہر کے بغیر کسی قسم کی نبوت کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ہر کے لفظ کو مجموعی بناؤ یا افرادی کہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کے معنوں میں کوئی غلطی نہیں آتی۔ کیونکہ آپکا دعوےٰ نبوت باتباع محمد رسول اللہ صلعم ہے۔

(۵) حکیم صاحب۔ آپنے اپنے خط میں درجہ کے لفظ کو ترک کر دیا ہے۔

خاکسار:۔ آپ کے نزدیک نبوت اور درجہ نبوت دو چیزیں ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل قرآن حدیث اور تحریرات مسیح موعودؑ و محاورہ کے خلاف ہے۔ اگر قرآن حدیث نے بیان کیا ہے۔ تو دکھلاؤ۔ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ جو قرآن حدیث شرائط نبوت بیان کرتے ہیں۔ وہ مسیح موعودؑ میں پائی جاتی ہیں یا نہ۔ سیدھی بات تھی۔ اچھا لیجئے۔ میں حضرت صاحب کی عبارت ہی نقل کر کے بتلاتا ہوں۔ کہ درجہ نبوت سے آپ کی مراد نبوت ہی ہے۔ "وان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ وقد ختم اللہ من النبوۃ۔ فالجواب انہٗ عزوجل ما سمی ھذا الرجل نبیاً الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریہ فان ثبوت کمال النبی لا یتحقق الا بثبوت کمال الامتہ ومن دون ذالک ادعاءٌ محض"۔ دیکھئے اس عبارت میں حضرت صاحبؑ نے دعوےٰ نبوت کیا ہے نہ انکار۔ باقی رہا آپ کا بل اضرابیہ ابطالیہ۔ میں بھی اس کو اضرابیہ مانتا ہوں۔ مگر بل ہمیشہ نفی کے بعد اثبات وجود کے لئے آتا ہے۔ جس سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ ایک قسم کی نبوت باقی ہے۔ اور وہ وہ ہے۔ جس کی تشریح خود مسیح موعودؑ نے لامن اتباع سیدنا الوریٰ والشریعۃ تبقی بحالھا سے فرما دی۔ اور اس تشریح نے یہ بھی ثابت کر دیا۔ کہ حضرت صاحب کی مراد نبوت صحف اولیٰ سے وہ نبوت مراد ہے۔ جو براہ راست یا پہلی شریعت میں کمی بیشی کرنے والی ہو۔ افسوس کہ جناب اپنی طرف سے کیوں تاویلیں فرماتے ہیں۔ ع

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن یارے۔

(۶) حکیم صاحب۔ آپنے عہدہ کو درجہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ جو کہ اکتسابی ہے۔ والنبوۃ لیست باکتسابی۔

خاکسار:۔ دیکھئے آپ احمدی ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد کے برخلاف کیوں یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جو نبوت محمد رسول اللہ صلعم کی پیروی سے ملے۔ وہ اکتسابی ہے۔ نبوت ہی نہیں۔ اسپر آیت حدیث بیان فرماویں۔ جہاں لکھا ہو۔ کہ نبوت کے شرائط میں سے یہ ضروری ہے کہ کسی کی اتباع سے نہ ملے۔ لیجئے بندہ قرآن کریم کی آیت خاتم النبیینؐ کے معنے جو حضرت اقدس علیہ السلام نے آپکے برخلاف تحریر کئے ہیں۔ تحریر کرتا ہے۔ "آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حقیقۃ الوحی)

(۷) حکیم صاحب۔ اور کل من حصلت لہٗ ھذہ الدرجۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اور لوگ بھی شریک ہیں۔ پس دروازہ نبوت مفتوح ہوا مسدود نہیں۔

خاکسار:۔ سچ بات ہے۔ باتباع محمد رسول اللہ صلعم نبوت کا باب مسدود نہیں۔ اور ایسے لوگوں کو حضرت صاحب نے ناوان مسلمان نبی کریمؐ کی سخت ہجو کرنے والے فرمایا ہے۔ چنانچہ اوپر مذکور ہوا۔ باقی رہا آپکا یہ عقیدہ کہ اور لوگ بھی شریک ہیں۔ جناب من شریک تب ہوں۔ جب ثابت ہو کہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اس درجہ تک پہنچ گیا ہے جس درجہ میں نبی کہلا سکتا ہے۔ سو وہ سوائے مسیح موعودؑ کے کوئی نہیں پہنچا۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک ایسا فرد مخصوص ہوں"۔

پھر فرماتے ہیں۔

"اور جسقدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ ۱۳۰۰ برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو۔ تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے"

پھر فرماتے ہیں ؛

"پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔ حقیقۃ الوحی۔

(۸) حکیم صاحب۔ حضرت کی عبارت میں تو عموم ہے خصوص کہاں سے لیا ؛

خاکسار :۔ میں نے تو یہ خصوص لا من اتباع سیدنا الاولیٰ اور والشریعۃ تبقی بحالھا سے لیا ہے۔ نیز لفظ اولیٰ دلالت کرتا ہے۔ کہ ہر طرح کی نبوت مسدود نہیں۔ نیز لفظ بل میرے معنوں کا موید ہے۔ اور آپ جو بیان فرماتے ہیں۔ کہ صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ بدل واقع ہے۔ اس سے آپ کی کیا غرض ہے۔ میں نہیں سمجھا۔ کیونکہ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کا نام لینے سے میری مراد تو محمد رسول اللہ صلعم سے پہلے کی نبوتیں تھیں جس پر لفظ اولیٰ دلالت کرتا ہے ؛

(۹) حکیم صاحب :۔ حضرت اقدسؑ کا یہ تحریر کرنا۔

لیس مرادہٗ من النبوۃ الا کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ ومابقی بعدہٗ الا کثرۃ المکالمۃ سمیت نبیًا من اللہ علی طریق المجاز لا علی الوجہ الحقیقۃ

اگر نبوت کا مفہوم مشہور مراد تھا۔ تو ان تشریحات کی کیا ضرورت تھی ؛

خاکسار :۔ لیجئے جو ضرورت تھی۔ حضرت صاحب کے الفاظ ہی نقل کر دیتا ہوں ؛

"یاد رہے کہ بہت لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ہی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلعم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے"۔ حقیقۃ الوحی۔

نیز کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام بھی تو حضرت اقدسؑ نبوت رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ؛

"لیکن جس شخص کو بکثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جاویں۔ وہ نبی کہلاتا ہے"۔ حقیقۃ الوحی۔

پھر فرماتے ہیں۔

"نبی کے تحقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسولؐ کا متبع نہ ہو۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس جہاں کہیں نبوت کے متعلق تشریح فرمائی ہے۔ محمد رسول اللہؐ کے توسط کو بیان فرمایا ہے کیونکہ متعارف بین الناس نبوت صحف اولیٰ والی تھی جو خاتم النبیین سے پہلے براہ راست ملتی تھی۔ تشریعی ہو یا غیر تشریعی ؛

(۱۰) حکیم صاحب :۔ حضرت اقدسؑ نے ماتحت آیت استخلاف اپنے آپ کو خلیفہ قرار دیا۔ اور ماتحت حدیث تجدید اپنے آپ کو مجدد مانا ہے۔ اور حسب قرائن ابن عباس محدث مانا ہے۔ اور یہ صدیقیت ہے ؛

خاکسار :۔ آپ عالم ہو کر لوگوں کو ایسی خلاف واقعہ غلط فہمی میں ڈالتے ہیں۔ کیا عام خاص میں نہیں ہوتا۔ دیکھئے محمد رسول اللہ صلعم کے بارے میں قرآن کریم نے لفظ شہید۔ داؤد علیہ السلام کے لئے خلیفہ۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے امام اور یوسف علیہ السلام کے لئے صدیق کا بولا ہے۔ تو کیا یہ مامورین انبیاء نہ ہوئے۔ اور پھر تعجب یہ ہے۔ کہ کما استخلف الذین سے تو آپ حضرت سلیمانؑ۔ داؤدؑ۔ عیسیٰؑ کو بھی نبوت سے جواب دے بیٹھے ہیں۔ یہ عجیب دلیل ہے۔ پھر آپ نے ایک آدھ دفعہ کا الہام تو قابل سند سمجھیں۔ اور بار بار وحی الٰہی میں آپ کو نبی۔ رسولؐ پکارا جائے۔ اس کی طرف ذرا بھر بھی چشم نہ اٹھائی جائے۔ باوجودیکہ محدث کی نفی حضرت صاحب نے کر دی ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں ؛

"اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانیوالا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ۔ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اسکا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ) فتدبر و فکر فان فیہ لآیت لقوم یتفکرون۔

(۱۱) حکیم صاحب :۔ نیز لکھا عیسیٰؑ نبی اللہ سے مولوی صاحب آپکو دھوکا لگتا ہے۔ حالانکہ وہ مترادف ینزل ابن مریم کا ہے۔ مراد اس سے مثیل ہے ؛

خاکسار :۔ حکیم صاحب یہ الفاظ آپ کی زبان سے جو ایک عالم ہو۔ نکلتے اچھے نہ تھے۔ میں نے کب کہا ہے۔ کہ وہی نبوت عیسیٰؑ کی مسیح موعودؑ کے پاس آگئی ہے۔ میں بھی تو یہی مانتا ہوں۔ کہ جسطرح عیسےٰؑ سے مراد مثیل عیسےٰؑ ہے۔ اور وہ وجود فی الواقعہ ہے۔ ایسا ہی اس کی نبوت بھی موجود فی الواقع اور اس کی نبوت کے مغائر ہے۔ ہاں جسطرح دونوں کے وجود موجود فی الخارج ہیں۔ ایسا ہی ان کی نبوتیں بھی موجود فی الخارج ہیں۔ اس سے تو میرے اور میرے آقا مسیح موعودؑ کے دعوے نبوت کی تصدیق نکلتی ہے ؛ سچ کسی نے کہا ہے۔

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

(۱۲) حکیم صاحب :۔ آپ مطلق نبوت اور نبوت تشریعی اور نبوت غیر تشریعی کی تعریف آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے فرماویں ؛

خاکسار :۔ نبوت کی دونوں قسمیں تشریعی غیر تشریعی پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اب مطلق نبوت کی تعریف لیجئے۔ فلا یظھر علی غیبہ احدًا۔ الا من ارتضیٰ من رسول۔

(۱۳) حکیم صاحب :۔ اصطلاح۔ لغت اور حقیقت مجاز اور استعارہ یہ علوم کے اصطلاحات ہیں۔ ان کے معنے اپنے خیال میں خود تراشیدہ لینا غلط ہے ؛

خاکسار :۔ اس کے متعلق تو بندہ اتنا عرض کرتا ہے۔ کہ ان اصطلاحوں کے ماتحت ہر طرح سے حضرت اقدسؑ نے اپنے آپ کو نبی اللہ ثابت کیا ہے۔ ہاں ہر ایک جگہ براہ راست اور تشریعی نبوت سے انکار فرمایا ہے۔ جو جواب الجواب میں انشاء اللہ بسط سے عرض کیا جاویگا۔ بالآخر پھر چوتھی دفعہ عرض کرتا ہوں۔ کہ کیا اچھا ہوتا۔ اگر آپ بجائے ادھر ادھر کی گفتگو کے فیصلہ کے لئے کتاب اللہ ہی معیار ٹھہراتے۔ اور قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت کر کے دکھلاتے۔ کہ جو جو شرائط نبی کے لئے قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔ یا جو جو علامات اس کے زمانہ میں موجود ہونے ضروری ہیں۔ وہ جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہیں پائے جاتے۔ تو بڑی آسانی سے آپ یہ مرحلہ طے کر لیتے۔ نیز آپ نے یہ بھی قرآن حدیث سے ثابت نہیں کیا۔ کہ غیر نبی کی خلافت جائز نہیں پس آپ مسئلہ نبوت و خلافت کا اگر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو میرے خیال میں قرآن حدیث و تحریرات مسیح موعودؑ کے مجموعہ سے کر سکتے ہیں۔ اور آپ اسطرف آتے نہیں۔ خیالات خود تراشیدہ کا الزام آپ میرے پر لگاتے ہیں۔ حالانکہ میری سب عبارت قرآن کریم و احادیث و تحریرات مسیح موعودؑ سے ماخوذ ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے آپکی جو تحریریں آجتک میرے پاس پہنچی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور

پیغامی اور احمدی کا مباحثہ

"مندرجہ ذیل وہ دلچسپ مباحثہ ہے جو حیدرآباد سندھ میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ لاہوری سے جمعدار غلام حسین صاحب احمدی کا حال میں ہوا ہے" ۔ ایڈیٹر

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چرم حیدرآباد سندھ جو غیر مبایع ہیں۔ اور خاکسار سے متنازعہ فیہ امور میں بحث کر کے ساکت ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جب حیدر آباد آئے۔ تو شیخ صاحب ان کو لیکر میرے مکان پر ایک ہی دن میں دو تین دفعہ تشریف لائے۔ لیکن چونکہ خاکسار اسوقت گھر پر موجود نہ تھا۔ لہٰذا ملاقات نہ ہو سکی۔ اور ڈاکٹر صاحب پھر میرپور تشریف لے گئے ۔

کچھ دنوں کے بعد جب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب خاکسار کو ملے۔ تو ڈاکٹر صاحب کا تذکرہ کیا۔ اور کہا۔ کہ آج ڈاکٹر صاحب کا خط ملا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس جگہ پھر آویں گے۔ اور لکھتے ہیں کہ ضرور آپکو ملیں گے۔ میں نے کہا۔ کہ بیشک تشریف لاویں۔ لیکن آپ یہ تو بتا دیں۔ کہ آپ نے ان سوالوں کا جواب ڈاکٹر صاحب سے پوچھا ہے۔ یا نہیں۔ جو خاکسار نے وقتاً فوقتاً آپ پر کئے ہیں۔ کہا۔ ہاں پوچھا ہے۔ لیکن اب خود ڈاکٹر صاحب تمہارے مکان پر آویں گے ۔

آج مورخہ ۶۔ فروری کو صبح کے وقت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور حوالدار میجر فوجدار خان میرے مکان پر تشریف لائے۔ اور ڈاکٹر صاحب بولے کہ خواجہ صاحب کو کراچی کے لیکچروں میں بڑی کامیابی ہوئی۔ قریباً چار ہزار چندہ جمع ہوا۔ آج خواجہ صاحب دو بجے کی گاڑی پر اس جگہ تشریف لاویں گے۔ اور ان کا لیکچر ½ ۷ بجے شام کے ہوگا۔ میں نے چیدہ آدمیوں کی وساطت سے اشتہار جا بجا لگا دیئے۔ اور تقسیم بھی کئے ہیں۔ یہ باتیں سنکر ڈاکٹر صاحب سے مَیں نے پوچھا۔

احمدی کا سوال پیامی سے

کہ الحمد شریف سے تین ہی گروہ ثابت ہوتے ہیں۔ (۱) منعم علیہم۔ (۲) مغضوب علیہم۔ (۳) ضالین ۔ آپ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کے منکروں کو کس گروہ میں شامل سمجھتے ہیں ۔

ڈاکٹر محمد حسین شاہ:۔ مرزا صاحب کے مخالف ضالین میں شامل ہیں ۔

احمدی:۔ میں نے سنا ہے۔ کہ آپ لاہوری پارٹی والے مرزا صاحب کے منکروں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر:۔ ہاں بیشک ہم لوگ مرزا صاحب کے مخالفوں کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں ۔

احمدی:۔ آپ ڈاکٹر ہیں۔ اور آج کل تبلیغ کے کام پر ہیں۔ آپ اسقدر تو جانتے ہوں گے۔ کہ اجتماع ضدین محال ہے۔ اس دعا میں ضالین سے پناہ مانگی گئی ہے کیا مسلمانوں میں کوئی ضالین فرقہ بھی ہے۔ یا یہ کوئی الگ گروہ ہے۔ آپ سوچیں۔ کہ مسلمان فرمانبردار کو کہتے ہیں۔ ضالین میں میرے خیال میں منکر ہیں۔ ضال کے معنے کس لغت میں مسلمان یا فرمانبردار کے لکھے ہیں۔ ثابت کریں۔ دعوے بے دلیل قابل سماعت نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر:۔ زانی۔ فاسق۔ فاجر بھی تو مسلمان ہیں ۔

احمدی:۔ آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اور خواہ مخواہ آپ خلط مبحث کر رہے ہیں۔ مگر تاہم عرض ہے کہ زنا کی نسبت ارشاد الٰہی ہے۔ لا تقربوا الزنا۔ زانی اس الٰہی فرمان کو توڑتا ہے۔ فاسق کی نسبت قرآن مجید میں من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ کے مطابق خلفاء کے منکر پر کفر کا فتوے موجود ہے۔ افمن کان مومناً کمن کان فاسقاً۔ ش ۲۱۔ اما الذین فسقوا فماواھم النار ا ۔ فاسق کا ٹھکانا دوزخ ہے جب چاہیں گے۔ کہ اس سے نکلیں۔ اسی میں لوٹائے جائیں گے۔ کہا جائیگا۔ اس عذاب کا مزا چکھو جس کو جھٹلاتے تھے۔ مومن کے مقابل فاسق کو رکھا ہے۔ لا یرضی عن القوم الفاسقین کو خیال رکھیں۔ فاجر کے متعلق یاد رکھو۔ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔ انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجراً کفاراً۔ س ۲۹ سورہ ۔

ترجمہ:۔ اگر تو ان کو چھوڑے گا۔ وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ اور اولاد بھی بدکار نافرمان جنیں گے۔

میرا سوال یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کے منکر کس گروہ میں شامل ہیں آپ خیال میں فرما چکے ہیں۔ ان مثالوں سے آپکو کیا فائدہ پہنچا ہے۔ اصل سوال کا جواب دیں ۔

ایسے لوگوں کو ہمارے حکم و عادل امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمان الٰہی کو مدنظر رکھ کر اپنی پاک جماعت سے خارج کیا ہے ۔

ڈاکٹر:۔ مسلمان کی تعریف جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ وہ مانی جاویگی۔ یا نہیں ۔

احمدی:۔ کون نہیں مانتا۔ آپ تعریف کریں ۔

ڈاکٹر:۔ اللہ۔ ملائک۔ انبیاء۔ کتب۔ یوم الآخر وغیرہ وغیرہ اصول ماننے والا مسلمان فرمایا ہے ۔

احمدی:۔ ان اصولوں کے قائل کو ضال بھی کہہ سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر کہہ سکتے ہیں۔ تو یہ ضال کی تعریف ہے۔ یا مسلمان کی۔ بہتر ہوتا۔ کہ آپ ضال کی تعریف کرتے۔ جو متنازعہ فیہ ہے آپ خیال کریں۔ کہ کہاں سے کہاں جا رہے ہیں۔ پیغامی کی عقل پر افسوس ہے۔ انبیاء کو ماننا جزو ایمان بیان کرتا ہوا جس کو رسول اللہ ﷺ نے نبی اللہ فرمایا۔ اس کے منکر کو بھی مسلمان کہے جاتا ہے ؎ بریں علم و حکمت باید گریست)

ڈاکٹر:۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے مسلمان فرمایا ہے ۔

احمدی:۔ کلمہ شریف کے پڑھنے اور اسپر عمل کرنے والے کو کون مسلمان نہیں مانتا۔ لیکن کیا صرف منہ سے یہ کلمہ طیبہ پڑھنے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ قرآن کریم کے اتباع کا منکر اور شرک جیسے قبیح جرم کا مرتکب ہوتا ہے کیا ایک عیسائی جسکا اسپر عمل نہیں۔ صرف کلمہ کے پڑھنے سے مسلمان ہو سکتا ہے یا عمل بھی ضروری ہیں۔

ڈاکٹر:۔ میں نے خلیفۃ المسیح اولؓ کی زبانی سنا ہے کہ اس کلمہ طیبہ کے پڑھنے والے کو کافر مت کہو ۔

احمدی:۔ میں کہہ چکا ہوں۔ کہ کلمہ شریف کے پڑھنے اور عمل کرنیوالے کو ہم لوگ بھی مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن صرف یہ کلمہ شریف پڑھنے والا اگر ان اسلامی اصولوں کا منکر ہو۔ جو آپ پہلے پیش کر چکے ہیں۔ تو کیا آپ اس کو مسلمان سمجھیں گے یا نہیں۔ اگر سمجھیں گے۔ تو پہلے اصول پیش کرنے سے کیا فائدہ۔ اگر نہیں تو اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟

کلمہ شریف کی جو لطیف تفسیر خلیفہ اولؓ نے فرمائی ہے۔ وہ آپ لوگوں نے نہیں سمجھی۔ یا سمجھ کر مخلوق خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ سنئے اور حیاۃ نور الدین میں صفحہ ۴۳۱ سے ۴۵ تک ملاحظہ کریں۔ جو پیغامیوں کے دفتر سے مل سکتی ہے ۔

؎:۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدی بن حبان سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔ دیکھو تفسیر اتقان جلد دوم اردو صفحہ ۴۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپنے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کا دعوے کرے اور بایں ہمہ نماز کا تارک ہو۔ اور قرآن کریم کی اتباع میں سستی کرے۔ وہ اس دعوے میں سچا نہیں" صفحہ ۵۴ حیات نورالدین

ڈاکٹر:۔ کیا تم لوگوں میں کوئی کمزوری نہیں۔ اور کیا تم کامل شرع کے متبع ہو۔ جب تم میں کمزوریاں ہیں اور تم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ تو تم مسلمان رہتے ہو یا نہیں۔ اگر تم مسلمان رہتے ہو۔ تو دوسروں کو الزام دینے سے کیا فائدہ ؟

احمدی:۔ خداوند کریم نے قرآن مجید میں انسان کے واسطے خلق الانسان ضعیفا فرمایا ہے لیکن لیس لک علیہم سلطان کا فرمان بھی بندگان خدا کے واسطے موجود ہے۔ میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں ایسا کوئی گناہ نہیں کرتا جس کے واسطے قرآن کریم و احادیث نبی کریم میں ضالین میں شامل ہونیکا فتوٰی ہو۔ آپ غور کریں۔ بحث تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے مخالفوں کو آپنے ضال مانا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک آدمی ایک ہی وقت میں مسلمان بھی ہو اور ضال بھی ہو آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ آپ اس دعوے کا ثبوت کیوں نہیں دیتے ؟

نوٹ:۔ اسکا کوئی جواب ڈاکٹر صاحب نے نہ دیا۔ اگر ڈاکٹر محمد حسین اسکا انکار کرے۔ کہ میں نے مخالفوں کو ضالین میں شامل نہیں کیا۔ تو اسکا ثبوت میرے ذمہ ہے ؟

اسقدر اور عرض ہے۔ کہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب نے بھی ڈاکٹر صاحب کو مدد دینی چاہی۔ اور بغیر اجازت فرمانے لگے۔ کہ مخالف علماء کو مرزا صاحب نے بھی علمائے اسلام کے لقب سے ملقب فرمایا ہے۔ اسپر انیم نواب الدین صاحب حوالدار * کلرک نے فرمایا۔ کہ شیخ صاحب آپکے علم اور تقریر سے ہم لوگ اچھی طرح واقف ہیں۔ اور بارہا آپ کو جوابدیا گیا ہے وقت ضائع نہ کریں۔ اور مہربانی کر کے چپ رہیں ؟

پھر میں نے مناسب سمجھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب سے ایک اور سوال بھی پوچھ لوں۔ شاید ان کو ہدایت ہو ؟

احمدی:۔ ڈاکٹر صاحب واقعات صحیحہ کا تو انکار نہیں ہو سکتا۔ آپ لوگوں کو ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کا حال اچھی طرح معلوم ہے۔ اس نے بھی تو یہ لکھا ہے۔ کہ مخالفوں کو کافر نہ سمجھا جاوے۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا تھا۔ کہ "بہر حال جبکہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جسکا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو رد کردوں۔ اس سے سہل تر بات یہ ہے۔ کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کردوں" ؟

اور یہ ایسا فیصلہ شدہ واقعہ ہے۔ کہ جسکا تم لوگ ہرگز ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ اور اس فیصلہ کو سنکر قبول کر لیا تھا۔ اب پھر تم اس جھگڑے کو کیوں لئے بیٹھے ہو ؟

ڈاکٹر:۔ حضرت اقدس نے ڈاکٹر عبدالحکیم کو لکھا تھا۔ کہ تم کہتے ہو۔ کہ میں نے سب مسلمانوں کو کافر کہا ہے۔ جنکو تبلیغ نہیں پہنچی۔ میں نے ان کو کافر نہیں کہا ؟

احمدی:۔ آپکے اس جواب سے صریح ظاہر ہے کہ جنکو تبلیغ پہنچی ہے۔ اور انھوں نے انکار کیا ہے۔ وہ کافر ہیں۔ اور یہ آپکے منہ سے نکلا ہے۔ آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے ؟

جن کو تبلیغ نہیں پہنچی۔ وہ کسطرح مخالف اور مکذب ہو سکتے ہیں۔ جھگڑا تو ان لوگوں کا ہے۔ جن کو تبلیغ پہنچی۔ اور منکر ہوئے ؟

ڈاکٹر صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور چپ چاپ تشریف لے گئے ؟ عاجز غلام حسین جمعدار پلٹن نمبر ۲۲

حیدر آباد سندھ

ریویو مفت

ایک بزرگ ریویو آف ریلیجنز اردو کے چند پرچے ایسے غرباء کے نام جو بوجہ غربت پرچہ خرید نہیں سکتے مفت جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہذا کم استطاعت لوگ اپنی اپنی درخواست دفتر میگزین میں بھیجدیں گنجائش کے اندر بعد اطمینان غرباء کے نام ریویو مفت جاری کر دیا جاویگا۔ منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

سُرمہ نور شباب

یونانی مدبر موتی مسیا زنک سلفاس شب و تیتانیز مع مصطفائی

اس سرمہ کے تمام اجزا طبی فوائد کے رو سے آنکھ کی ہر ایک بیماری کے واسطے مفرد ہی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ جب انکو مرکب کیا گیا۔ تو جیسے بجلی اپنا کام کرتی ہے۔ ایسے ہی یہ سرمہ اپنی برقی طاقت سے ضعف بصر کے لئے مسیحائی اثر رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں دھند جالا۔ پڑوال۔ کرکرے خارش چشم۔ آنکھ سے لیدار رطوبت کا نکلنا۔ ان امراض کے لئے بفضلہ نہایت موثر ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۳ ماشہ عمدہ چھ ماشہ عمدہ ۱۲ قیمت فی تولہ (سے) روپیہ

المشتہرات: نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان۔ (ضلع گورداسپور)

کالم مستورات

میں اپنی بہنوں کے سامنے جو بہت مکرمہ معظمہ ہیں۔ اور اس سلسلہ احمدیہ کی ہمدردی رکھتی ہیں۔ اور چاہتی ہیں کہ اس سلسلہ کی اشاعت ہو۔ ایک مضمون پیش کرتی ہوں۔

تین اعتقادی امور میں سے پہلا امر خدائے تعالےٰ کی ہستی کا اعتقاد ہے۔ انسان سے ایک بالاتر ہستی پر اعتقاد ابتدا سے جہاں تک تاریخ کے ذریعہ ہمیں پتہ ملتا ہے۔ چلا آتا ہے۔ مختلف قومیں مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں خدا تعالےٰ کی نسبت مختلف قسم کے تصور رکھتی رہی ہیں۔ اول اسلام ایک ایسے خدا کو پیش کرتا ہے۔ جو تمام قومی دیوتاؤں اور مقامی معبودوں سے بالاتر ہے۔ اسلام کا خدا کسی خاص قوم کا خدا نہیں۔ جو صرف اسی قوم کی پرورش کرے۔ بلکہ اس کو قرآن شریف کے ابتداء میں ہی رب العالمین یعنی سب عالموں کا رب قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف اخوت انسانی کے دائرہ کو ایسی وسعت دی گئی ہے۔ کہ روئے زمین کی تمام قومیں اس میں شامل کی گئی ہیں۔ اور اسطرح انسانی ہمدردی کے احاطہ کو بہت وسعت دی گئی ہے۔ قرآن کریم کا بڑا مضمون جسکو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ وہ توحید الٰہی کا مضمون ہے۔ خدا تعالےٰ کی ذات میں خاص وحدانیت ہے جس میں کسی قسم کی شراکت کو دخل نہیں۔ اسلام میں توحید خدا تعالےٰ کے تصور کی کلید ہے۔ اسلام اس بات سے انکار کرتا ہے۔ کہ خدا میں ایک سے زیادہ اشخاص یا اقنوم ہیں۔ اور وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ وحدانیت میں اس کے ساتھ کوئی اور ہستی بھی شریک ہے۔ نہایت ہی اعلیٰ درجہ اور نہایت ہی کامل صفات اس کی طرف منسوب ہیں۔ مگر رحمت کی صفت سب صفات پر غالب ہے۔ قرآن شریف کی ہر ایک سورۃ الرحمٰن اور الرحیم کے ناموں کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ جن الفاظ کے ساتھ ان ناموں کا انگریزی اور اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے اس وسیع اور بالغ رحم کو پورے طور پر ظاہر نہیں کرتے۔ جو کہ رحمٰن اور رحیم کے ناموں میں پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ورحمتی وسعت کل شیئ (اعراف) یعنی میری رحمت ہر ایک چیز کو جو وہم میں آسکتی ہے۔ گھیرے ہوئے ہے۔ اس لئے جس رسولؐ نے خدا کی اس عالمگیر رحمت

اصطلاح اور لغت حقیقت اور مجاز اور استعارہ یہ علوم کے اصطلاحات ہیں۔ ان کے معنے اپنے خیال میں خود تراشیدہ لینے غلط ہیں۔ تو بس عیسیٰ نبی اللہ سے مراد ثیل ہوگا۔ یا غیر مثیل باعتبار معنی لغوی کے۔ فتدبر فقط

مولوی صاحب کا خط نمبر ۴

الحمد للہ الذی ارسل محمداً لا نبی بعدہ الا الذین ہود بنورہ لانہ خاتم الانبیاء۔ والصلوٰۃ والسلام علی النبی المصطفیٰ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ کما جاء عن عائشۃ الصدیقۃ ؛

جناب مکرم بندہ حکیم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب طلب آنجناب تفصیل وار جواب دیا جاتا ہے۔ گو میرے سوال کا جواب جناب نے نہیں دیا۔ کہ قرآن کریم کی رو سے مرزا صاحب نبی نہیں۔ صدیق ہیں ؛

(۱) حکیم صاحب! نبوت کی دو قسمیں جو آپ کی عبارت سے مترشح ہوتی ہیں۔ یعنی نبوت تشریعی و نبوت غیر تشریعی۔ جو براہ راست بغیر توسط محمد رسول اللہ صلعم کے ہو۔ کیا یہ تقسیم نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے پیش کر سکتے ہیں؟

خاکسار۔ نبوت تشریعی ولقد اتینا موسیٰ الکتب والفرقان اور غیر تشریعی جو براہ راست نہ تھی۔ وقفینا من بعدہ بالرسل اور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا۔ سے ثابت ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ "اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں"۔ (حقیقۃ الوحی)

(۲) حکیم صاحب! اسرائیلی شریعت کا خاتم الانبیاء کیا مسیح ہے یا موسیٰ ؛

خاکسار۔ اول تو یہ لفظ اسرائیلی شریعت ہی صحیح نہیں۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کی طرف بھی آئے تھے۔ جو قبطی تھا۔ دیگر قرآن حدیث میں محمد رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی دوسرا پیغمبر خاتم الانبیاء مجھے معلوم نہیں۔ اگر ہے تو آپ آیت یا حدیث نقل فرماویں ؛

(۳) حکیم صاحب:۔ کیا ہارونؑ تشریعی نبی تھا۔ یا غیر تشریعی؟

خاکسار۔ قرآن شریف میں واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی۔ اور آیت ھارون اخلفنی فی قومی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہارونؑ غیر تشریعی نبی اور تابع موسےٰؑ تھا ؛

(۴) حکیم صاحب۔ "ہر نبوت را بروشد اختتام"

اس شعر میں ہر کا لفظ ہر دو نبوت کی نفی کرتا ہے ؛

خاکسار۔ اختتام کے معنوں میں آپ کو دیسی ہی غلطی لگی ہے جیسی کہ غیر احمدیان کو۔ اختتام کے معنے نبوۃ کو بند کر دینے کے نہیں۔ بلکہ نبوت کے کمال کو ظاہر کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے ہیں ؛

"آپکا نام خاتم النبیینؐ ٹھیرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے"؛

پھر فرماتے ہیں۔

"افسوس حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبیؐ مکرم کی کچھ قدر نہیں کی ؛ اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی وہ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلعم کی ہجو نکلتی ہے۔ نہ تعریف"؛

مجمع البحار میں جو بیوی عائشہ صدیقہ سے روایت ہے۔ کہ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ اس سے بھی حضرت مسیح موعودؑ کے معنوں کی ہی تصدیق ہوتی ہے۔ حکیم صاحب ہمارا تو ایمان ہے۔ کہ ہر طرح کی نبوت محمد صلعم پر موقوف ہے۔ آپ کی مہر کے بغیر کسی قسم کی نبوت کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ہر کے لفظ کو مجموعی بناؤ یا افرادی کہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کے معنوں میں کوئی غلطی نہیں آتی۔ کیونکہ آپکا دعوےٰ نبوت باتباع محمد رسول اللہ صلعم ہے ؛

(۵) حکیم صاحب۔ آپنے اپنے خط میں درجہ کے لفظ کو ترک کر دیا ہے ؛

خاکسار:۔ آپ کے نزدیک نبوت اور درجہ نبوت دو چیزیں ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل قرآن حدیث اور تحریرات مسیح موعودؑ و محاورہ کے برخلاف ہے۔ اگر قرآن حدیث نے بیان کیا ہے۔ تو دکھلاؤ۔ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ جو قرآن حدیث شرائط نبوت بیان کرتے ہیں۔ وہ مسیح موعودؑ میں پائی جاتی ہیں یا نہ۔ سیدھی بات تھی۔ اچھا لیجئے۔ میں حضرت صاحب کی عبارت ہی نقل کر کے بتلاتا ہوں۔ کہ درجہ نبوت سے آپ کی مراد نبوت ہی ہے "وان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ وقد ختم اللہ من النبوۃ۔ فالجواب انہ عزوجل ما سمی ھذا الرجل نبیاً الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریۃ فان ثبوت کمال النبی لا یتحقق الا بثبوت کمال الامۃ ومن دون ذالک ادعاء محض"۔ دیکھئے اس عبارت میں حضرت صاحبؑ نے دعوےٰ نبوت کیا ہے نہ انکار۔ باقی رہا آپ کا بل اضرابیہ ابطالیہ۔ میں بھی اس کو اضرابیہ مانتا ہوں۔ مگر بل ہمیشہ نفی کے بعد اثبات وجود کے لئے آتا ہے۔ جس سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ ایک قسم کی نبوت باقی ہے۔ اور وہ وہ ہے۔ جس کی تشریح خود مسیح موعودؑ نے الا من اتباع سیدنا الوریٰ والشریعۃ تبقی بحالھا سے فرما دی۔ اور اس تشریح نے یہ بھی ثابت کر دیا۔ کہ حضرت صاحب کی مراد نبوت صحف اولیٰ سے وہ نبوت مراد ہے۔ جو براہ راست یا پہلی شریعت میں کمی بیشی کرنے والی ہو۔ افسوس کہ جناب اپنی طرف سے کیوں تاویلیں فرماتے ہیں۔ ع

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے۔

(۶) حکیم صاحب۔ آپنے عہدہ کو درجہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ جو کہ اکتسابی ہے۔ والنبوۃ لیست باکتسابی ؛

خاکسار:۔ دیکھئے آپ احمدی ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد کے برخلاف کیوں یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جو نبوت محمد رسول اللہ صلعم کی پیروی سے ملے۔ وہ اکتسابی ہے۔ نبوت ہی نہیں۔ اسپر آیت حدیث بیان فرماویں۔ جہاں لکھا ہو۔ کہ نبوت کے شرائط میں سے یہ ضروری ہے کہ کسی کی اتباع سے نہ ملے۔ لیجئے بندہ قرآن کریم کی آیت خاتم النبیینؐ کے معنے جو حضرت اقدس علیہ السلام نے آپکے برخلاف تحریر کئے ہیں۔ تحریر کرتا ہے۔ "آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حقیقۃ الوحی)

(۷) حکیم صاحب۔ اور کل من حصلت لہ ھذہ الدرجۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اور لوگ بھی شریک ہیں۔ پس دروازہ نبوت مفتوح ہوا مسدود نہیں ؛

خاکسار:۔ سچ بات ہے۔ باتباع محمد رسول اللہ صلعم نبوت کا باب مسدود نہیں۔ اور ایسے لوگوں کو حضرت صاحب نے نادان مسلمان نبی کریمؐ کی سخت ہجو کرنے والے فرمایا ہے۔ چنانچہ اوپر مذکور ہوا۔ باقی رہا آپکا یہ عقیدہ کہ اور لوگ بھی شریک ہیں۔ جناب من شریک تب ہوں۔ جب ثابت ہو کہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اس درجہ تک پہنچ گیا ہے جس درجہ میں نبی کہلا سکتا ہے۔ سو وہ سوائے مسیح موعودؑ کے کوئی نہیں پہنچا۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند بدلی میں

چاند بدلی میں چھپا رہتا ہے غمناک ہوں میں
پھر وہی جلوہ نہ جب تک ہو تہِ خاک ہوں میں

شہ سوارِ قدسی سے یہ گذارش کر دو
ساتھ چھوٹے نہ مرا بستۂ فتراک ہوں میں

سرخرو پیش خدا جاؤں گا انشاء اللہ
کہ دل و جان سے غلامِ شہِ لولاک ہوں میں

فخر حاصل ہے تلمذ کا مسیحا سے مجھے
مجلسِ بحث میں اس واسطے بے باک ہوں میں

دیکھئے کب نظرِ لطف و عنایت ہوگی
کئی سالوں سے ستم دیدۂ افلاک ہوں میں

ہائے تم چیز ہی ایسی ہو کہ دیکھیں دزدانہ
یہ نہ سمجھے کوئی بدظن کہ ہوس ناک ہوں میں

آج احمد کی غلامی میں بچاؤ ہے فقط
قہرِ حق کہتا ہے آمادۂ اہلاک ہوں میں

حالتِ اصلِ مشتاق نہ پوچھ اے ہمدم
چاند بدلی میں چھپا رہتا ہے غمناک ہوں میں

مشعلِ عشق نے نکلیں گے شرارے کچھ اور
میری بے صبری کے دیکھو گے نظارے کچھ اور

وی پی واپس کرنے والے اصحاب جنھوں نے وی۔ پی واپس کئے ہیں۔ وہ اپنے عندیہ سے اطلاع دیں۔ کہ چندہ چار ماہی کب ادا کریں گے۔ اگر خدانخواستہ اخبار بند کرانا چاہتے ہیں۔ تو بھی اطلاع ضروری ہے۔

(مینجر فاروق قادیان)

دنیا کی خبریں

بحری سرگرمی:۔ لنڈن ۱۱۔ فروری۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بحیرۂ اسود میں روس کے تباہ کن جہازوں سے ترکی مورچوں پر گولہ باری کی۔ اور ساحل اناطولیہ پر سات بادبانی جہازوں کو غرق کر دیا۔

روس کی تارپیڈو کشتیاں ترکی ساحل پر گولہ باری کر رہی ہیں۔

ہمدان میں روسیوں کی کامیابی:۔ لنڈن ۱۱۔ فروری۔ ہمدان واقع ایران میں غنیم کی عظیم جمعیت کو شکست دی گئی۔

یونانیوں اور بلغاریوں کی جھڑپ:۔ یونانی سپاہ کے ایک دستہ نے ۸۔ فروری کو بلغاری کو متیاجیوں کے ایک دستہ کو بمقام سوروس منتشر کر دیا۔ اور کئی آدمی قید کر لئے۔ جن میں ان کا سرغنہ بھی شامل تھا۔

بلغاریہ کا مدعا:۔ امسٹرڈم ۱۱۔ فروری۔ بلغاریہ کے وزیر جنگ نے دوران ملاقات میں اس امر پر زور دیا۔ کہ بلغاریہ صرف ذاتی اغراض کے لئے جنگ کر رہا ہے۔

بحیرۂ شمالی میں جرمن ڈسٹرائر:۔ جرمن تباہ کن جہازوں کے ایک چھوٹے رستے نے سرنگیں صاف کرنے والے چار برطانی جہازوں پر شب گذشتہ کوڈاگر بنک کے موقع پر حملہ کر کے ایک جہاز موسومہ ارسیس کو غرق کر دیا۔ برطانیہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے۔ کہ باقی ماندہ تین جہاز مع انجر واپس چلے آئے۔

متحاصم قلعبندیاں اڑا دیگئیں:۔ لنڈن ۱۲۔ فروری پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بلجیم میں ہماری میدانی توپوں نے غنیم کے ایک قلعہ کو شدید نقصان پہنچایا۔ اور نہر باشنڈیل کے قریب گولہ بارود کے گوداموں کو اڑا دیا۔

ہم نے ۸ اور ۹۔ فروری کو فرائیس کی جنوبی خندقوں کے بڑے حصہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اور غنیم کے شدید جوابی حملے پسپا کر دیئے۔ دریائے این کے شمال میں اور میوز کی گھاٹیوں پر ہمارے توپخانہ نے غنیم کی قلعبندیوں کو تباہ کر دیا۔

زار روس میدان جنگ میں:۔ لنڈن ۱۱۔ فروری۔ کہ زار روس میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

امریکن وزرائے جنگ کا استعفاء:۔ لنڈن ۱۰۔ فروری مسٹر گریسن وزیر جنگ نے استعفا دیدیا ہے جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ کانگرس کے اکثر اراکین ان کی اس تجویز کے مخالف ہیں۔ کہ تمام ملک کے لئے فوج بہم پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔

مسٹر برکین رج نائب وزیر جنگ بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔

یونان میں بغاوت:۔ لنڈن ۱۱۔ فروری۔ غیر ممالک خصوصاً جاوا اور سٹریٹس سٹلٹن میں رہنے والے چینی صوبہ یونان کے باغیوں کو مالی امداد دے رہے ہیں۔

جرمنی کے لئے مواشی:۔ ۹۔ سٹرڈم ۱۰۔ فروری۔ سیلاب زدہ علاقوں سے ۱۰ ہزار مواشی جرمنی کو روانہ کئے گئے ہیں۔

تیل کے محصول میں کمی:۔ لنڈن ۱۱۔ دسمبر۔ امریکہ سے آئے ہوئے تیل کے محصول میں فوری کمی کا اعلان کیا گیا ہے۔ یعنے ۶ پونڈ کی بجائے ۴ پونڈ فی ٹن محصول لیا جائیگا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خلاف امید جہاز دستیاب ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۰۔ فروری۔ جرمنی اور آسٹریا نے غیر جانبدار سلطنتوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ یکم مارچ کے بعد مسلح تجارتی جہازوں کو جنگی تصور کریں۔

حبشہ مبالدھیانہ کے متعلق دو اعتراضوں کا جواب

احمد رسولؐ برادر چوہدری مولا بخش صاحب احمدی بھٹی اہلمد سیالکوٹ

یہ ایک عالمانہ مضمون مندرجہ ذیل ہے جس میں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ اگر ثالث نے روپیہ مولوی ثناء اللہ کو دلایا۔ تو اس سے اس کا حق پر ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ شرط تو پہلے حضرت ابوبکرؓ کو بھی دینی پڑی تھی۔ برادر محمد صدیق احمدی متصل عدالت کمپ میرٹھ نے اس مضمون کو علیحدہ چھاپکر شائع کیا ہے۔ احباب آدھ آنے کا ٹکٹ بھیجکر محصول ڈاک بھیجکر متعدد نسخے منگوالیں۔

۶۔ فروری کے پیغام کا جواب:۔ مولوی محمد علی صاحب نے ترجمۃ القرآن ترقی اسلام کے متعلق یہ غلط فہمی پھیلائی تھی۔ کہ اسمیں آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کا مصداق صرف حضرت مرزا صاحب کو قرار دیا گیا ہے اسکا دندان شکن جواب فاروق میں بھی شائع ہوا تھا۔ ۶ فروری کے پیغام میں پھر اسپر کچھ اعتراضات کئے ہیں جنکا مدلل جواب آئندہ الفضل میں نکلیگا۔ احباب اسکی اشاعت فرماویں۔

(نوٹ: اہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر میر قاسم علی پبلشر کے لئے شائع ہوا)